ٹشو پیپر سے استنجاء کرنا جائزہے

فتاوی جات اہل سنت بریلوی کی روشنی میں

غلام صفدر محمدی سیفی
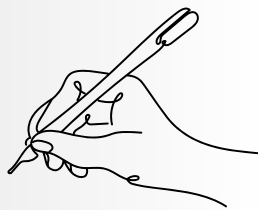
For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ اس تحریر کا عنوان ہے کہ

"ٹشو پیپر سے استنجاء کرنا جائز ہے"

جن علماء نے ٹشو پیپر سے استنجاء کرنا ناجائز و مکروہ لکھا انھوں نےاسکےناجائزہونےکاجواز فتاوی شامی سےدیا ہے،علامہ شامی نے فتاوی شامی میں جو لکھا ہےاسکا خلاصہ یہ ہے کہ(لکھنےوالے)کاغذ سے استنجاء کرنا مکروہ(گناہ)ہے اور اسکی وجہ یہ بتلائی ہے کہ کاغذ کا اصل کام لکھنا ہے اور یہ استنجاء کیلے نہیں بنایا گیا دوسرا اس کی ساخت اس طرح کی ہوتی ہے کہ اس سے استنجاء نہیں ہوسکتا مطلب عام لکھنے والا کاغذ پانی یا نجاست کو جذب کرنے والا نہیں ہوتا تو اس سے استنجاء کرنے سے نجاست کے پھیلنےکااندیشہ ہے تیسرا یہ کہ کاغذقیمتی چیز ہے اور قیمتی چیز سے بھی استنجاءمکروہ ہے چوتھا کاغذ قابل تعظیم کہ اس پرعلم دین لکھاجاتاہےاس لیے بھی اس سے استنجاء جائز نہیں

(فتاوی شامی مترجم جلد 1صفحہ756 ناشر ضیاالقرآن پبلی کیشنز پاکستان)

جبکہ فتاوی شامی کے اسی صفحہ پر لکھا ہے کہ "اگر کاغذ
میں کتابت(لکھنا) کی صلاحیت نہ ہو اور نجاست ذائل
کرنےوالاہو اور قیمتی بھی نہ ہوتو اس کے استعمال میں کوئی
کراہت نہیں جیسا کہ ہم(علامہ شامی)نےپرانےکپڑے کے ٹکڑوں
سے استنجاء کاجواز بیان کیا ہے"
اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی چیز اگر قابل تعظیم اور
قیمتی نہ ہو اور قابل استعمال بھی نہ ہو اور اس میں صفائی
کرنے کی صلاحیت بھئ ہو تو اس سے استنجاء کرنا جائز ہے.
یہاں یہ بھی بات قابل غور ہے کہ ٹشو پیپر کا ساری دنیامیں
بنیادی کام ہی صفائی ستھرائی ہے کہ صرف استنجاء ہی نہیں
لوگ ناک تک صاف کرتے ہیں اسکے علاوہ جہاں صفائی
ستھرائی کی ضرورت ہو استعمال کرتے ہیں اگر اسکے عدم
جواز کا فتوی دیا جائے تو یہ سب کام بھی ناجائز ہوجائیں گے
رہی بات کہ اس پر پھر بھی کچھ نہ کچھ لکھا جاسکتاہے تو
پتھر اور مٹی جنکے استنجاءکےعدم جواز کاکوئی بھی فتوی
نہیں دےسکتاپر بھی تو لکھاجاسکتاہے تو وہ بھی استنجاء
کیلے ناجائز ہوے؟
نہیں بلکہ وجہ یہ ہے کیونکہ ان(مٹی اور پتھر)کابنیادی کام
کتابت نہیں اس لیے انکا استعمال استنجاء کیلے ناجائز نہیں
تو ٹیشوپیپر کا بھی بنیادی کام اور مقصد کتابت نہیں بلکہ
صفائی ستھرائی ہے کیونکہ یہ لکھنے والا کاغذ نہیں ہے تو
ٹشوپیپر کا استعمال استنجاء کیلے جائز ہوا
بنیادی طور پر مٹی اور پتھر ہی استنجاء کے آلہ ہیں مگر اب
جبکہ زمانہ کی جدت کی وجہ سے مٹی اور پتھر کا استعمال
مشکل ہے تو اب ٹشو پیپر مٹی اور پتھر کی جگہ استعمال
کیےجاسکتے ہیں.

یہاں ہم نے کچھ علماء کے ٹشو پیپرسے استنجاء کے جواز پر فتاوی لگائے ہیں اور آخر پر فتاوی شامی کی تحریر بھی ہائی لائٹ کی ہے

ٹشو پیپر سے استنجاء کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ٹشو پیپر سے استنجاء کرنے کا کیا حکم ہے؟

USER ID: عبد الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ٹشو پیپر سے استنجاء کرنا بلاشبہ جائز ہے کیونکہ یہ حقیقتا کاغذ نہیں اور نہ ہی یہ تعلیم و تعلم کا ذریعہ ہے کہ اس کا استعمال مکروہ ہو لہذا اس کا استعمال کرنے میں شرعا کوئی ممانعت نہیں۔ فتاوی یورپ میں ہے: ''عام کتب فقہ میں کاغذ سے نجاست صاف کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ تعلیم و تعلم کا ذریعہ ہے، ٹویلٹ پیپر بھی اگرچہ کاغذ ہی کی قسموں میں سے ایک ہے لیکن اس کے بنانے والوں سے اسے تعلیم و تعلم کے لئے نہیں بلکہ خاص اسی کام کے لئے بنایا ہے اسی لئے وہ کھردار اور جاذب ہے، پھر وہ یورپی ممالک میں مٹی کے ڈھیلوں سے زیادہ سستا اور سہل الحصول ہے، پھر ڈھیلوں کے استعمال کے بعد ہفتہ عشرہ میں بیریل کی صفائی پر جس قدر صرفہ ہوتا ہے اسی قدر صرفہ سے اتنا زیادہ ٹویلیٹ پیپر خریدا جاسکتا ہے جو ساوں سال کام آسکے، ان دونوں باتوں کے پیش نظر بالکل واضح ہے کہ ٹویلٹ پیپر کے استعمال میں نہ تو ذریعہ تعلیم و تعلم کی توہین ہے اور نہ ہی تضییع مال بلکہ پاکیزگی و نظافت حاصل کرنے کا آسان اور کم قیمت ذریعہ ہے لہذا اس کے استعمال میں کوئی حرج و کراہت نہیں ہونی چاہیے۔

(فتاوی یورپ، کتاب الطہارہ، صفحہ 110، مکتبہ جام نور، دہلی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ربیع الاول 1445ھ 16 اکتوبر 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

یورپ کے نوپید مسائل کے شرعی حل کا عظیم شاہکار
فتاویٰ یورپ
تصنیف وتالیف
مفتی اعظم ہالینڈ حضرت مولانا
مفتی عبدالواجد قادری
انٹرنیشنل اسلامک فاؤنڈیشن نیدرلینڈ
مکتبہ جام نور، دہلی
ALAHAZRAT NETWORK
www.alahazratnetwork.org
ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

بچنا بہتر ہے۔ لہٰذا کبھی کبھی تولیہ کا استعمال نہ کرے بلکہ یونہی ہاتھوں سے اعضاء وضو کو پوچھ لیا کرے۔ خصوصاً گرمیوں کے موسم میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عبدالواحد قادری غفرلہٗ۔ القرآن ادارۂ اسلامیات نیدرلینڈ

ٹوائیلٹ پیپر اور اس کا حکم

مسئلہ ۸۰۸: عبدالغفور۔ نارتھ امسٹرڈم ہالینڈ ۸-۳-۱۴۱۶ھ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ

قضاءِ حاجت (پاخانہ) کے بعد ٹوائیلٹ پیپر (TOILET PAPIER) سے نجاست کی جگہ کو صاف کرنا تاکہ آبِ دست کی صورت میں انگلیاں ملوث نہ ہوں جائز ہے یا نہیں؟ صاف صاف جواب دیکر شکریہ کا موقع دیں۔

الجواب بعون الملک الوھاب ۷۸۶/۹۲

عام کتب فقہیہ میں کاغذ سے نجاست صاف کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ کاغذ تعلیم و تعلّم کا ذریعہ ہے، ٹوائیلٹ پیپر بھی اگرچہ کاغذ ہی کی قسموں میں سے ایک ہے لیکن اس کے بنانے والوں نے اسے تعلیم و تعلّم کے لئے نہیں بلکہ خاص اسی کام کے لئے بنایا ہے اسی لئے وہ کھردرا اور جاذب ہے پھر وہ یورپی ممالک میں مٹی کے ڈھیلوں سے زیادہ سستا اور سہل الحصول ہے۔ پھر ڈھیلوں کے استعمال کے بعد ہفتہ عشرہ میں سیرپل (کھڈی) کی صفائی پر جس قدر صرفہ ہوتا ہے اسی قدر صرفہ سے اتنا زیادہ ٹوائیلٹ پیپر خریدا جا سکتا ہے جو سالوں سال کام آسکے ...... ان دونوں باتوں کے پیش نظر یہ بات بالکل واضح ہے کہ ٹوائیلٹ پیپر کے استعمال میں نہ تو ذریعۂ تعلیم و تعلّم کی توہین ہے اور نہ ہی تضیع مال ہے بلکہ پاکیزگی و نظافت حاصل کرنے کا آسان اور کم قیمت ذریعہ ہے۔ لہٰذا اس کے استعمال میں کوئی حرج و کراہت نہیں ہونی چاہئے۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

کتبہ عبدالواحد قادری غفرلہٗ۔ القرآن ادارۂ اسلامیات نیدرلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عوامی مسائل وفتاویٰ کا بہترین مجموعہ

بنام

فتاویٰ نیپال

مؤلف

حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی

محمد شفیق رضا شمسی

سرلپور ضلع مہوتری، نیپال

ناشر

سید محمد احمد رضا نوری میاں، ممبئی

حکم ہے جو مصنوعی دانت کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

گوبر سے گھر لیپنے کا حکم:

السوال: کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اکثر گاوں دیہات میں لوگ اپنے گھروں کو گوبر سے لیپتے ہیں شرعاً اسکا کیا حکم ہے؟

الجواب: گاوں دیہات میں جو گھر کو گوبر سے لیپتے ہیں شرعاً جائز نہیں اس لیے کہ گوبر نجاست غلیظہ ہے تو اس سے بقدر امکان بچنا لازم ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۴۶ پر ہے" اخثاء البقر نجس نجاسة غليظة- اور بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۹۰ پر ہے۔" گائے بھینس کا گوبر اور بکری اونٹ کی مینگنی سب نجاست غلیظہ ہیں"۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

استنجا اور ہاتھ صاف کرنے کے لیے کاغذ کا استعمال:

السوال: کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:
بڑے شہروں میں کاغذ کا استعمال استنجا اور ہاتھ صاف کرنے کے لیے کیا جاتا ہے آیا ایسا کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

الجواب: عام کتب فقہ میں کاغذ سے استنجا کرنے کی جو ممانعت ہے وہ اس لیے کہ کاغذ تعلیم وتعلم کا ذریعہ ہے اور اس پر اللہ ورسول کا نام بھی لکھا جاتا ہے اور آج کل جو بڑے شہروں میں کاغذ کا استعمال استنجا اور ہاتھ صاف کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اگر چہ کاغذ ہی کی قسموں میں سے ایک ہے لیکن اسکے بنانے والوں نے اسے تعلیم وتعلم کے لیے نہیں بلکہ خاص اسی کام کے لیے بنایا ہے اور وہ کھردرا اور جاذب ہوتا ہے اس پر کچھ لکھا بھی نہیں جا سکتا ہے لہذا اسکے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فتاویٰ شامی مترجم
مسمیٰ ردّ المحتار
محمد امین بن عمر الشہیر ابن عابدین
زیر اہتمام
ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ہے۔ اس میں آدمی کا جز بھی داخل ہے خواہ وہ کافر ہو یا مردہ ہو۔ اسی وجہ سے اس کی ہڈی کا توڑنا جائز نہیں۔ بعض شوافع نے تصریح کی ہے کہ محترم میں سے حیوان کا جز ہے جو اس کے ساتھ متصل ہو اگرچہ چوہا ہو۔ بخلاف اس کے جو آدمی کے علاوہ حیوان سے منفصل ہو۔

مناسب ہے اس میں مسجد کا کناسہ (مسجد کے تنکے، مٹی وغیرہ) بھی داخل ہے۔ اسی وجہ سے اسے گندی جگہ پر نہیں پھینکا جاتا۔ اس میں آب زمزم بھی داخل ہے جیسے ہم نے (مقولہ 1573 میں) پانیوں کی فصل کے آغاز میں ذکر کیا ہے۔ اس میں درختوں کے پتے بھی داخل ہیں۔ ''السراج'' میں فرمایا: بعض نے فرمایا: اس سے مراد لکھنے والے کاغذ ہیں۔ بعض نے کہا: درختوں کے پتے مراد ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ہو اس کے ساتھ استنجا مکروہ ہے۔ ''البحر'' وغیرہ میں اس کو ثابت کیا ہے۔

دیکھو درختوں کے پتوں میں علت کیا ہے؟ شاید یہ ہو کہ یہ جانوروں کا چارہ ہیں یا ان کی نرمی ہے جس وہ غیر مزیل چیز سے ملوث ہو گا۔ اسی طرح کتابت کے ورق ہیں ان کی صقالت اور ان کے قیمتی ہونے کی وجہ سے۔ ان کاغذوں کا بھی احترام ہے۔ کیونکہ یہ علم لکھنے کا آلہ ہیں۔ اس لیے ''التاتر خانیہ'' میں یہ علت بیان کی ہے کہ ان کی تعظیم ادب دین سے ہے۔ اور کتب شافعیہ میں ہے: ایسی چیز سے استنجا جائز نہیں جس پر علم محترم میں سے کوئی چیز لکھی جاتی ہے جیسے حدیث، فقہ اور وہ چیز جو علم کا آلہ ہو۔ رہی غیر محترم چیز جیسے فلسفہ، تورات، اور انجیل جن کی تبدیلی اور اسم معظم سے خالی ہونا معلوم ہو پس اس سے استنجا کرنا جائز ہے۔

''القہستانی'' نے ''الاسنوی'' سے جو شوافع میں سے ہے حنفیات کی کتب سے جواز نقل کیا ہے اور اس کو قائم رکھا ہے۔

میں کہتا ہوں: لیکن ہمارے علماء کے نزدیک یہ ہے کہ حروف کے لیے حرمت ہے خواہ علیحدہ علیحدہ ہوں۔ بعض قراء نے کہا ہے کہ حروف تہجی قرآن میں جو ہود علیہ السلام پر نازل کیے گئے تھے۔ اس کا مفاد یہ ہے کہ حرمت مکتوب کی مطلقاً ہے جب سفید کاغذ میں علت یہ ہے کہ وہ کتابت کا آلہ ہے جیسا کہ ہم نے (اس مقولہ میں) اس کو ذکر کیا ہے۔ اس سے اس چیز کی عدم کراہت اخذ کی گئی ہے جو کتابت کی صلاحیت نہیں رکھتے جب وہ نجاست کو دور کرنے والا ہو اور غیر متقوم ہو جیسا کہ ہم نے (مقولہ 3002 میں) پرانے کپڑوں کے ساتھ استنجا کرنے کا جواز پیش کیا ہے۔ کیا جب یہ متقوم ہو پھر اس سے ٹکڑا کاٹا گیا ہو جس کی کاٹنے کے بعد کوئی قیمت نہ ہو تو اس کے ساتھ استنجا مکروہ ہے یا نہیں؟ ظاہر دوسرا قول ہے۔ کیونکہ اس نے متقوم کے ساتھ استنجا نہیں کیا۔ ہاں اس کا اس لیے کاٹنا اس کی کراہت ظاہر ہے اگر بغیر عذر کے ہو اس طرح کہ وہ کوئی دوسری چیز پائے۔ کیونکہ نفس کاٹنا اتلاف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نوٹ: کراہت کو اس صورت سے مقید کرنا چاہیے کہ جس چیز کی قیمت ہو جو اس کے اتلاف تک پہنچانے۔ اگر پیشاب یا منی کی وجہ سے کپڑے سے استنجاء کیا اور اس کے بعد اسے دھویا جاتا ہے تو کراہت نہیں ہے مگر جب کوئی قیمتی چیز ہو جس کی قیمت دھونے سے کم ہوتی ہو جیسے ہمارے زمانہ میں شادی کی رات منی کے کپڑے کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ تامل